13۔ اِخلاص

عبد الرحمٰن بابا/ مترجم: طہٰ خان

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ہم دوش	کندھے سے کندھا ملاہو برابر	ثریّا	ایک بلند ستارہ
اخلاص	خلوص، مہر، مروت، ہمدردی	یک جنبش گام	ایک قدم کی حرکت
دوام	دائمی، ہمیشہ	صیاد	شکاری

اشعار کی تشریح

<u>شعر نمبر۔۱</u>

ہم دوشِ ثُریّا ہے مقامِ اخلاص　　　جو ملتا ہے، ملتا ہے غلامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ انسان کی زندگی میں اخلاص کی حد درجے اہمیت ہے۔ اس مقام پروین پر ہے جو شخص اخلاص کا غلام بن جاتا ہے پھر اسے کسی اور چیز کی غلامی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان کی عزت وتوقیر اسی سے بڑھتی ہے جو شخص اپنی زندگی میں اخلاص کا غلام ہوگیا تو سارا جہاں اس کا غلام ہوگیا۔ کیونکہ اخلاص اس کی تمام ضروریات بطریق احسن پوری کرتا ہے اس لیے انسان کو ہر حال میں اخلاص کا دامن تھام لینا چاہیے۔ اس لیے ہر کوئی ایسے انسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

<u>شعر نمبر۔2</u>

گو فرش سے تا عرش سفر ہے دشوار　　　طے کرتی ہے بہ یک جُنبَش گامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ زمین سے عرش الہی تک انسان کا سفر کرنا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ مگر اخلاص کے زریعے اس ناممکن کو بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ یعنی اگر انسان کا دل صاف ہو اور نیت وارادہ نیک ہو تو زمین سے عرش تک فاصلہ ایک قدم اٹھاتے ہی طے کرسکتا ہے۔ سچی لگن اور اخلاص کو بھی ناممکن بنا دیتا ہے۔ اخلاص کا مظاہرہ کرنے والے انسان کے لیے دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں۔ خلوص ایک ایسی خوبی ہے جو کبھی زوال پذیر نہیں ہوتی۔

<u>شعر نمبر۔3</u>

فانی ہے ہر اک چیز، ہر اک رَسم ورواج　　　باقی ہے، مگر ایک دوامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ دنیا کی تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اگر کچھ باقی رہنے والا ہے تو وہ ہے اخلاص۔ جو شخص اخلاص کی پابندی کرتا ہے وہی سچا اور پکا مسلمان ہے۔ انسان اگر مر بھی جائے تو اُس کے نیک اعمال زندہ رہتے ہیں

اور اخلاص بھی ایک نیک عمل ہے جو دنیاوی اور اُخروی دونوں زندگیوں میں کامیابی کا باعث ہے۔ اخلاص کی دولت نہ کوئی چُرا سکتا ہے اور نہ یہ فنا ہوسکتی ہے۔ اسلام خلوص نیت کی تلقین کرتا ہے۔

<u>شعر نمبر۔ 4</u>

اسلام ہے پابندیِ اخلاص کا نام　　　اور نام ہے اسلام کا نامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں اخلاص کا درس دیتا ہے۔ اسلام اور اخلاص ایک دوسرے کے لیے لازم وملزم ہیں۔ دراصل اسلام کی بنیاد اخلاص پر رکھی گی ہے یا پھریہ کہے کہ اسلام کا دوسرا نام ہی اخلاص ہے۔ جس شخص میں اخلاق نہیں ہے وہ اسلام سے بہت دور ہے اور جو شخص اخلاق کی پابندی کرتا ہے وہی سچا اور پکا مسلمان ہے۔ اللہ تعالی کے نزدیک وہی عمل قبولیت کا درجہ پاتا ہے جو خلوصِ نیت پر بنی ہو۔

<u>شعر نمبر۔ 5</u>

صیّاد کو ممکن ہے ہما ہاتھ لگے　　　پھیلائے محبت سے جو دامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں اس شکاری کی مثال دیتے ہیں جو خلوص نیت کی دولت سے مالا مال ہے۔ شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ اگر کوئی شکاری اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو اور وہ پورے خلوص نیت اور محبت سے جال پھیلائے تو عین ممکن ہے کہ "ہما "جیسا پرندہ اُس کے جال میں پھنس جائے اور وہ راتوں رات بادشاہت پالے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاص دنیا کے ہر ناممکن کام کو ممکن بنانے کا آسان نسخہ ہے۔

<u>شعر نمبر۔6</u>

حاجت نہیں اخلاص کی کچھ بعدِ فنا　　　قائم کرو ہستی میں نظامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ اخلاص ایسا عمل ہے جو زندگی میں انجام پاجائے تو اس کا اجر دونوں جہانوں میں ملتا ہے۔ خواہ وہ دنیاوی معاملات ہوں یا دین کے کام ہوں۔ اس لیے انسان کی دونوں جہانوں کی کامیابی کا انحصار اخلاص کے اس نظام کو اپنانے میں ہے جو دنیا کی زندگی میں اسے یسر ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ چونکہ مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اس لیے اے انسان! اسی دنیا میں اور اپنی زندگی ہی میں اخلاص کو اپناو جو نیک عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگی ہی میں کرلو کیوں کہ مرنے کے بعد انہی اعمال کا حساب شروع ہوجائے گا۔ اسی لیے انسان کی دونوں دونوں جہانوں کی کامیابی کا انحصار اخلاص اپنانے پر ہے۔

<u>شعر نمبر۔7</u>

شیرینی گفتار پہ حیرت کیسی　　　ہے گُفتۂ رحمن کلامِ اخلاص

تشریح:

عبد الرحمن بابا کے اس شعر کے مترجم طہ خان اس شعر میں کہتے ہیں کہ میرا کلام پڑھنے والو! تم لوگ میری اس شاعری پر حیرت کا اظہار کیوں کرتے ہو۔ رحمن کی شاعری میں جو حسن اور جو خلوص دیکھ رہے ہیں اور اس کو پڑھ کر حیران ہورہے ہیں تو یہ سب کمال اخلاص کا ہے۔ میرے الفاظ میں مٹھاس صرف اور صرف اِخلاص کی بدولت آئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرا کلام لوگ پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اخلاص کے بغیر میری شاعری کا تمام حسن ماند اور سارے رنگ پھیکے ہیں۔ یہاں شاعر نے تعلّی سے کام لیا ہے اور اپنے کلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔ دوسرے شاعروں کی طرح رحمان بابا کو بھی اپنی کہی ہوئی باتوں یعنی اپنے کلام پر فخر ہے۔

(متاع فقیر)

Page 6 / 6

مشق

سوال نمبر ۱۔ اس نظم میں "اخلاص "کی جو تعریفیں بیان کی گئی ہیں، اُنھیں مختصراً لکھیں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے اِخلاص کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسلام کا دوسرا نام اخلاص ہے۔ اس کی بدولت فرش سے عرش تک کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے کلام میں جو شیرنی اور مٹھاس ہے یہ بھی اخلاص کی وجہ سے ہے۔ اگر شکاری بھی اخلاص سے اپنا جال بچھائے تو یہ بھی ممکن ہے کہ ہُما جیسا پرندہ اُس کے جال میں آپھنسے۔

سوال نمبر ۲۔ "ہما "پرندے کی کیا خصوصیات بیان کی جاتی ہیں؟

جواب: "ہما" ایک خیالی پرندہ ہے جس کے متعلق ایشیائی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جس کے سر پر بیٹھ جاتا ہے اسے بادشاہت نصیب ہوتی ہے دولت اور سلطنت پاجاتا ہے۔ یہ پرندہ خوش بختی کی علامت ہے۔ پرندے "ہما "کا سایہ نہیں ہوتا۔ یہ پرندہ شکار نہیں کرتا بلکہ صرف ہڈیاں کھاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ اخلاص کی وجہ سے کون سا سفر آسان ہوجاتا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ اخلاص وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان زمین سے عرشِ الٰہی تک کا سفر باآسانی طے کرسکتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ اس نظم کا مرکزی خیال بیان کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے اخلاص کی عظمت کا ذکر کیا ہے کہ اخلاص پر عمل پیرا ہوکر انسان دنیا سے ماورا ہوکر عرش پر پہنچ جاتا ہے اور اس کا اپنانے والا دنیا کے تمام ناممکن کاموں کو ممکن بناسکتا ہے۔ لیکن اس کو کرنے کے لیے دنیا میں ہی محنت کی ضرورت ہے کیونکہ مرنے کے بعد کوئی انسان بھی اس اخلاص کے عمل کو نہیں کرسکتا۔ انسان کا جذبہ اور نیت صاف ہوتو وہ آسمان کی بلندیوں کو بھی چھولیتا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ فانی ہے ہراک چیز، ہر اک رسم و رواج
باقی ہے، مگر ایک دوامِ اخلاص

کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں "صنعتِ تضاد "کہلاتا ہے۔

جیسے مندرجہ بالا شعر میں "فانی"اور"باقی "ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ صنعتِ تضاد کی تعریف کریں اور تین مثالیں لکھیں۔

جواب: صنعتِ تضاد کی تعریف:

"تضاد" کے معنی "فرق "اور ضِد کے ہیں۔ علم بدیع کی رُو سے کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہوں جیسے: شب و روز، زمین اور آسمان، آگ اور پانی وغیرہ وغیرہ۔

مثالیں: (۱) میری قدر کرائے زمینِ سخن
تجھے بات میں آسماں کردیا

اس شعر میں "زمین اور آسمان "ایک دوسرے کے متضاد الفاظ ہیں۔

(۲) وہاں سے ہاں کی تمنا میں عمر بیت گی
جہاں نہیں کے سوا دوسرا جواب نہیں

اس شعر میں "ہاں اور نہیں "ایک دوسرے کے متضاد الفاظ ہیں۔

(۳) تیری گلی ہر بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اِس سے بات کرنا کبھی اُس سے بات کرنا

اس شعر میں "دن اور رات "ایک دوسرے کے متضاد الفاظ ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کو عبدالرحمن بابا ؒ کے چند ضرب المثل اشعار سنائیں۔